بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انکشافات

INKASHAFAT

(قرآنی تحقیقات)

(مصنف)

اضافی تحریر وترتیب اور مفہوم

(محمد عطاالرحمٰن) شادباغ لاہور

Qurani Tehqeeqat by:

Atta-ur-Rehman

Shad Bagh, Lahore

0323-4415117 / 0312-6780022

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انکشافات

(قرآنی تحقیقات)

(مصنف)

اضافی تحریر و ترتیب اور مفہوم

(محمد عطاالرحمٰن) شادباغ لاہور

0323-4415117

0312-6780022

نام کتاب: **انکشافات** (موجودہ تحقیقات کے ساتھ)

ناشر: محمد عطاء الرحمٰن

پبلشرز: **الدائم پبلیشر**

کمپوزنگ: الدائم پبلی کیشنز

سال اشاعت: 2015ء

قیمت: 300 روپے

ای میل ایڈ ایڈریس: attarehman689@gmall.com

نوٹ: دین کے علم کا شوق رکھنے والوں کے لیے اس کا کوئی ہدیہ نہیں۔ لیکن صاحب حیثیت لوگ اس کی اشاعت میں مددگار بن سکتے ہیں۔

اعتذار

کتاب کی بار بار پروف ریڈنگ کر کے اغلاط سے پاک کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے تاہم انسان "انسان" ہے۔ قرآنی آیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کتاب لکھی گئی ہے اور قرآن پاک کی آیات کے حوالہ جات ساتھ منسلک ہیں۔ پہلے اسے غور سے پڑھیے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین سائنسی معلومات	صفحہ نمبر
	تعارف۔محمد عطاالرحمٰن۔	ix
1	قرآن کی شان (شمع قرآن)	1
2	عقیدہ توحید اور رسالت کیا ہے۔یہ کن کن اجزاء پر مشتمل ہے۔	10
3	ایمان ایک نازک ترین مرحلہ سے گزر رہا ہے	12
4	تخلیق آدم علیہ السلام اور اماں حوا کیسے زمین پر اترے	21
5	برمودا ٹرائی اینگل کیا ہے اور نیز چشمے کیسے پھوٹتے ہیں	26
6	بگ بینگ تھیوری کیا ہے۔(گلیکسیز کیا ہیں)	33
7	حدیث کسے کہتے ہیں اس کی تشریح اور مفہوم کیا ہے؟	43
8	انبیاء علیہ السلام کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کرتے۔	47
9	حضرت یونس علیہ السلام	53
10	واقعہ ایک نابینا شخص کا۔ عَبَسَ وَ تَوَلّٰی (آیت)	61
11	دجال کی فتنہ انگیزی	64
12	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے بارے میں حقیقت کیا ہے	76
13	زکریا علیہ السلام (کن فیکون)	84
14	حضرت مریم علیہ السلام (کن فیکون)	85
15	حضرت ابراہیم علیہ السلام (کن فیکون)	87

16	اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک نور کو (یعنی انبیاءؑ کے نور کو) (کُن فیکون) کی صورت میں فرشتوں کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ اور ختم نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔	88 88
17	انبیاء علیہم السلام کے قتل کے تاثر کو ختم کرنے والی آیات	93
18	ہمیں خبر نہیں اور اپنا کعبہ تبدیل کر دیا گیا (آیاتِ قرآنی)	103
19	شرک کیا ہے اور شریک کیسے کہتے ہیں (آیات قرآنی)	109
20	کافر۔منافق اور مشرک کے لیے (قرآنی آیات)	114
21	تم سب مل بھی جاؤ تو قرآن جیسی سورت نہیں بنا سکتے (قرآنی آیات)	120
22	پہلا پارہ کی ایک آیت (آیت قرآنی)	123
23	جہاد کیا ہے اور اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے	128
24	حضرات انبیاء علیہم السلام اور اصحاب اور ولی اللہ کی کیا پہچان ہے	131
25	محکم اور متشابہ آیات میں فرق اور قرآن پاک سے رہنمائی	147
26	محکم آیات کو متشابہ آیات بنانا (غلط انداز ابیان ہے)	150
27	ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں قرآن پاک کا حکم	152
28 29	پہلے علماء کرام جنہیں ہم علی رتبہ عطا کرتے ہیں قرآن پاک کی ایک آیت تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا متشابہ آیات میں سے ہے:	165 167
30	کافروں نے مکر کیا اور اللہ پاک نے اپنی خواص تدبیریں کیں	169

قرآنی تحقیق انکشافات

شرک اور بدعت سے دور صحیح عقائد کی نشاندہی کرنے والی اور غلط عقائد کو دور کرنے والی کھلی روشن آیات والی کتاب۔

جھوٹ کو جھوٹ اور سچ کو سچ کرنے والی (آیت قرآنی)

ترجمہ اور معانی (القرآن)

(مصنف) اضافی تحریر و ترتیب اور مفہوم (عطاالرحمٰن) شادباغ لاہور

خاص مقصد:

۱۔ حضرات انبیاء علیہ السلام کے اوپر چسپاں کی گئی لغزش کو ختم کرنے اور صحیح حقائق کو ظاہر کرنے والی کتاب باحوالہ قرآن پاک۔

۲۔ اپنے ایمان کو تازہ اور صحیح سمت کی طرف گامزن کرنے اور دین کے مطابق چلنے کا احساس پیدا کرنے والی کتاب۔ (انکشافات)

۳۔ کائنات دنیا کی ایجادات کی طرف متوجہ کرنے والی کتاب

۴۔ ناسخ اور منسوخ کا علم عیسائیوں کی کتاب انجیل کی ترجمانی کرتی ہے (انجیل)

۵۔ قرآن پاک ان لوگوں کو متنبہ اور تنبیہ کرتا ہے تاکہ پہلی قوموں کے ساتھ نہ مل جاؤ جیسا کہ ان لوگوں نے کیا۔ حق اور باطل کو ملا جلا دیا۔ یہاں تک کہ توریت اور انجیل کو بدل ڈالا۔ (القرآن)

۶۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو کوئی مات نہیں دے سکتا۔ (یعنی بے بس نہیں کرسکتا)

شروع کی آیات

ترجمہ: بھلا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں کو قفل لگ رہے ہیں

پارہ نمبر 26 سورہ نمبر 22 آیت نمبر 25+24 صفحہ نمبر 697

ترجمہ: اللہ (تعالیٰ) فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کرلیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

پارہ نمبر 17 سورہ نمبر 22 آیت نمبر 75 صفحہ نمبر 460

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ [22:54]

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا اور کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔

سورۃ القمر آیات نمبر 22-17 صفحہ نمبر 728 پارہ نمبر 27 سورہ 54

ترجمہ: اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ دانا (اور) خوبیوں والے (اللہ) کی اُتاری ہوئی ہے۔

پارہ نمبر 24 سورہ نمبر 41 آیت نمبر 42 صفحہ نمبر 656

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ [39:10] حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر یہ قابو نہیں پا سکے اس کو (نادانی سے) جھٹلا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں۔ اس طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے اُنہوں نے تکذیب کی تھی۔ سو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟

پارہ نمبر 11 سورۃ یونس 10 آیات نمبر 39 صفحہ نمبر 278

6 وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمُوْنَ

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ [8:42] اگر اللہ پاک چاہتے تو اُن کی ایک ہی جماعت کر دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے۔ اور ظالموں کا کوئی یار ہے نہ مددگار۔

پارہ نمبر 25 سورۃ الشوریٰ آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 660

8 مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ [11:64] کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

پارہ نمبر 28 سورۃ التغابن آیات نمبر 11 صفحہ نمبر 768

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ [14:42] جو لوگ الگ الگ ہو گئے تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقررہ تک کے لیے بات نہ ٹھہری ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو لوگ ان کے بعد (اللہ کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس سے شبہ کی اُلجھن میں (پھنسے ہوئے ہیں)

پارہ نمبر 25 سورۃ 42 آیات نمبر 14 صفحہ نمبر 661

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [27:10]

جنہوں نے بُرے کام کیے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور اُن کے مونہوں پر ذلت چھا جائے گی۔ اور کوئی ان کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا۔ ان کے مونہوں پر گویا اندھیری رات کے ٹکڑے اُڑھا دیے گئے ہیں یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 27 صفحہ نمبر 276

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ [20:31] کیا تم نے نہیں دیکھا جو کچھ آسمانوں میں جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے تمہارے قابو میں کر دیا۔ اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ نہ علم رکھتے ہیں نہ ہدایت اور کتابِ روشن۔

پارہ نمبر 21 سورۃ لقمان آیات نمبر 20 صفحہ نمبر 561

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ [14:40] اللہ کی عبادت کو خالص کر کر اُسی کو پکارو اگرچہ کافر بُرا ہی مانیں۔

پارہ نمبر 24 سورہ المؤمن آیات نمبر 14 صفحہ نمبر 640

تعارف

میں تو صرف ایک ادنیٰ مسلمان ہوں اور میری سوچ علامہ اقبال کی پیروکار ہے میں خود بھی سیدھے رستے پر چلنے کا عادی ہوں اور میری سوچ یہی ہے کہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے شریعتی نظام پر چلنے والے ہوں۔ میں آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر مکمل ایمان رکھتا ہوں اور انہیں آخری نبی مانتا ہوں اور میں شرک سے نفرت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے محبت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ پر جان قربان کرنے والا ہوں اور اپنی زندگی میں انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہوں اس کے بعد تمام صحابہ کرام کی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اُن پر مکمل ایمان رکھتا ہوں۔ قرآن پاک کو سمجھنے کیلیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جتنا چاہتے ہیں علم عطا کر دیتے ہیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اپنے رب اور رسولوں کا نافرمان بنوں اور جو کچھ لکھا ہے اس علم کے لیے میں نے اپنے رب تعالیٰ سے ہی دُعا کی ہے کہ مجھے ایسے علم سے نوازیں کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو جائے۔

عطاء الرحمٰن شاد باغ

پیش لفظ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ترجمہ): اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیات پر ایمان نہیں لاتے تو (ان سے) السلام علیکم کہا کرو اللہ نے اپنی ذات پر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم سے نادانی سے کوئی بُری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کرلے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کسی بھی تحریر کو لکھنے کا مقصد ہوتا ہے میری اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے جو نادانی سے یا ناسمجھی سے کچھ غلط فہمیاں پیدا کی ہوئی ہیں اُنھیں ختم کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے غضب سے بچ سکیں جو ہم الفاظ کی ادائیگی میں کر رہے ہیں کیونکہ اس میں ہماری نادانی شامل ہے جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ سے رابطہ معلوم نہیں ہوتا اور ابھی ہم اللہ اور حضور پاک ﷺ کے سامنے ندامت کے ساتھ پیش ہو سکتے ہیں ورنہ بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

میری تمام ان تحریروں میں کچھ پوائنٹ ہیں اور اُس کے ساتھ سمجھنے کی دلیلیں پیش کی ہوئی ہیں انہیں تلاش کیا جائے جو کہ بہت ضروری ہے۔ جب ہم اپنی اصلاح نہیں کر پائیں گے تو ہم دوسروں کی اصلاح کیا کریں گے۔

حسد ایک ایسی بیماری ہے جو انسانوں کو جہنم کے گڑھے تک لے جاتی ہے یہی بیماری یہودیوں اور عیسائیوں میں تھی جب بھی کوئی ان کی اصلاح کرنے کیلئے انھیں کوئی پیغام ملتا تو انہیں اس بات کی فکر لاحق ہوتی کہ اتنے سالوں کی ہماری محنت اور عزت خاک میں مل

جائے گی پھر اُس حسد کی بنا پر اس علم سے دور ہو گے۔

یہاں تک اسی حسد کی وجہ سے انہوں نے اپنی قوم کو بھی گمراہ کر دیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بھی (پہلی قومیں) اُس پیغام کو اپنے علم پر ترجیح دیتے غور کرتے اُور لوگوں کی خدمت میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف مائل ہوتے لیکن صرف اسی حسد کی وجہ سے اور دنیاوی عزت کو قائم رکھتے ہوئے دین سے دوری اختیار کر لی۔ اور آخرت میں خسارہ پانے والوں میں شامل ہو گئے۔ حالانکہ عزت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ذلت لوگ اپنے ہاتھوں غلط سوچ کی وجہ سے حاصل کرتے ہیں۔

خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کو سامنے رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے دو راستے اور ان کی نشانیاں کھول کر بیان کر دیں ہیں اور اللہ پاک اپنے نبیوں کو صاف صاف بچا لیتے ہیں۔ ہم لغزش تو کر سکتے ہیں لیکن انبیاء علیہ السلام لغزش نہیں کرتے وہ تو اُستاد العلم ہیں اور غیب کی طاقت عطائی رکھتے ہیں لیکن صبر و استقامت سے لبریز ہوتے ہیں وہ اپنے کام اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے کیونکہ قرآن میں اُن کی سند آ چکی ہے جو وہ بیان کرتے ہیں یا کہتے ہیں وحی کا حصہ ہوتا ہے جو ہم اُن پر (انبیاءؑ) نازل کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے میں تمام پڑھنے والوں کو درخواست کرتا ہوں کہ صرف اور صرف اچھی سوچ رکھ کر پڑھیں تا کہ تمام لوگ بشمول میرے ہدایت یاب ہو سکیں اور مزید آپ بھی مل کر کوشش کریں تا کہ لوگوں کو سیدھے راستے کا علم ہو سکے۔ نیز اگر لکھنے میں یا ویسے کسی قسم کی کوئی غلطی یا کوتاہی ہو گئی ہو تو میں آپ لوگوں سے معافی مانگتا ہوں اور مجھے معافی مانگنے میں کوئی عار نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی اصلاح کے لیے پیدا کیا ہے۔ قرآن پاک کا ترجمہ کرتے وقت یہ ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر قرآن پاک کا لغوی معنی لیں گے تو کچھ چیزیں متصادم نظر آئیں گی لیکن اگر آپ اُس کا مفہوم لیں گے تو وہ کچھ اور نظر آئے

س12: تمام انبیاء علیہ السلام جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے اُنہیں اللہ تعالیٰ نے باحفاظت رکھنے کا وعدہ کیا اور اُسے باحفاظت رکھا۔ تو پھر آپ (ہم) کیوں کر اُن کے اوپر قتل کا الزام لگاتے ہیں؟ کہ وہ قتل ہوئے؟ اگر ایسا تصور بھی کریں گے تو ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

س13: حضرت صالح، حضرت لوط اُور ثمود کی قوم پر نشان زدہ پتھروں سے ہلاک کیا گیا اور چنگاڑ نے آ پکڑا یہ کونسے سے نشان زدہ پتھر تھے؟

س14: متشابھات آیات کتنی ہیں اور ان کے بارے میں چیک کرنا کہ کونسی آیت متشابہ میں آئے گی کیا طریقہ کار ہے؟ اِن کے بارے میں وضاحت کی جائے؟

س15: قرآن پاک میں کچھ آیات کا بظاہر آپس میں ٹکراؤ ہے وہ کیوں کر ہے کیا اُن میں ایک طرف متشابہ آیات ہیں؟ جس کا مفہوم کچھ اور بنتا ہے؟

س16: اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک نور کو (یعنی انبیاء کے نور کو) (کن فیکون) کی صورت میں فرشتوں کے ذریعے منتقل کیا ہے۔ کیا آپ اس پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہم اس پر یقین کر لیں۔ تو کوئی جھوٹا دعوے دار قیامت تک نہیں بن سکتا۔

س17: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیوں حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے بھیجا گیا؟

س18: کیا حضرات انبیاء علیہ السلام میں سے کوئی بھی نبی نبوت کا اعلان کرنے سے پہلے کسی بھی شخص کو دعوتِ اسلام دیے بغیر قتل کر سکتے ہیں۔ جواب قرآن پاک یا احادیث کے مطابق دیا جائے؟

س19: وہ کونسے انبیاء علیہ السلام ہیں جن کی معرفت دنیا و کائنات (کا سائنسی نظام) متعارف کروایا گیا۔ اور تقدیر کے بارے میں بتایا گیا ہے؟

س20: تم سب مل بھی جاؤ تو قرآن پاک جیسی سورت کوئی سورت نہیں بنا سکتے؟

س21: قرآن پاک میں جس جگہ حضرت ذوالقرنین کا ذکر ہے وہاں دو دیواروں کا ذکر ہے اُن دو دیواروں سے کیا مراد ہے اور وہ کون سی جگہ ہے جس کی نشان دہی کی گئی ہے؟

گا۔ کیونکہ کچھ محکم آیات ہوتی ہیں۔ جن کے معنی بدلہ نہیں کرتے اور کچھ متشابہات آیات ہوتی ہیں جن کا مفہوم بدل جاتا ہے وہ جدید دور میں ان چیزوں کے مطابق اپنی نشان دہی کرتی ہیں کیونکہ بہت سی آیات ایسی ہیں جو چیزیں 1400 سال پہلے منظر عام پر نہیں تھیں لیکن اب ہیں۔ اس لیے اِن کا ذکر وقت کے مطابق ہوگا۔

سوالات

نوٹ: اگر کسی شخص کو ان سوالوں کے جواب آتے ہیں تو ضرور دیں۔

س1: زمین کے دو کنارے کونسے ہیں؟

س2: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو قتل کیا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس رنج سے کیسے خلاصی کا رستہ دکھایا؟

س3: کیا کوئی چیز اس دنیا میں حرام ہو اور کیا وہ چیزیں جنت میں حلال ہو سکتی ہے۔ (شراب) کے علاوہ؟

س4: کیا مسلمان صرف کلمہ پڑھنے سے جنت میں جا سکتا ہے۔ جبکہ اسلام میں پورے پورے داخل ہونے کا حکم دیا گیا ہے؟

س5: ارکان دین میں قرآن پاک کی روح کے مطابق کوئی اضافی رکن، شامل ہو سکتا ہے؟

س6: سُنا ہے کہ کسی نبی کو (نعوذ باللہ) آرے سے چیرا گیا تھا۔ وہ کونسے نبی ہیں۔ اور قرآن پاک میں ان کا ذکر نہیں ہے؟ کیا ہم غلطی فہمی تو پیدا نہیں کر رہے۔

س7: کیا بے نمازی یا دین کے ارکان پر عمل نہ کرنے والوں کا نماز جنازہ جائز ہے۔ قرآن و حدیث کے مطابق بتائیں؟

س8: کیا آخرت کا فیصلہ بغیر قرآن پاک سے کیا جائے گا۔ یا (اللہ پاک) لوگوں کا فیصلہ قرآن پاک کے مطابق کریں گے؟ قرآن پاک میں کن لوگوں کی طرف اشارہ تھا کہ اُن کی نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھنا۔ کیا یہ مخصوص اُن لوگوں کے لیے ہے۔

س9: کیا انبیاء علیہ السلام کی بات کو اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) رد کر سکتے ہیں؟ (یا نہیں)

س10: تو پھر کوئی پیر یا ولی کے پاس کسی کو بخشوانے کا کیا اختیار ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی پیروی اور قرآن پر عمل کرنے والے اللہ کا اذن حاصل کیے بغیر شفاعت نہیں کر سکتے۔

س11: حضرت آدم علیہ السلام کو کیسے جنت میں پھسلا دیا گیا تھا جب کہ شیطان کو جنت سے باہر پھینک دیا گیا تھا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا تھا یہ کیسے ہوا؟

قرآن کی شان (شمع قرآن)

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: اور اب یہ لوگ تمہارے پاس کوئی اعتراض کی بات نہیں لا سکتے کیونکہ ہم نے تمہارے پاس بہترین تفصیل اور تشریح کے ساتھ (قرآن) بھیج دیا ہے۔ پ19 س25 آ33

ترجمہ: اور اُس میں جو چلنے پھرنے والے جاندار یا پروں والے پرندے ہیں اُن کے بھی تم لوگوں کی طرح گروہ ہیں ہم نے کتاب (قرآن) میں کسی چیز کی (لکھنے میں) ہدایت کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں چھوڑی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کیے جائیں گے۔

پ7، س6، آیت38، ص170

الٓرٰ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ

یہ (اللہ کی) کتاب یعنی اپنی وضاحت خود کرنے والے قرآن کی آیات پ13، س15، آیت1

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ

یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام ہے) تاکہ اس سے ڈرایا جائے تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔ پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 52

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

بے شک نصیحت ہم نے ہی اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں

پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 9

وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا

پیغمبر کہیں گے اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا

پارہ نمبر 19 سورۃ 25 آیات نمبر 31+30 صفحہ نمبر 491

لِيُحِقَّ الۡحَقَّ وَيُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے اور گو مشرک ناخوش ہی ہوں۔

پارہ نمبر9 سورۃ 8 آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 233

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر یہ قابو نہیں پاسکے اس کو (نادانی سے) جھٹلا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں۔ اس طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے اُنہوں نے تکذیب کی تھی۔ سو دیکھ لو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ پارہ نمبر 11 سورۃ یونس 10 آیات نمبر 39

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ یہ کہ ہم میں سے بعض بے وقوف اللہ کے بارے میں جھوٹ افتراء کرتے ہیں اور ہمارا (یہ) خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے۔ پارہ نمبر 29 سورۃ 72 آیات نمبر 4,5

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ [38:34]

جو لوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرادیں وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں۔

پارہ نمبر 22 سورۃ 34 آیات نمبر 38 صفحہ نمبر 588

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ [59:39]

کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئیں تھیں۔ مگر تو نے اُن کو جھٹلایا اور شیخی میں آ گیا اور کافر بن گیا۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 39 آیت نمبر 59 صفحہ نمبر 635

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا پاس کرتے ہیں۔

پارہ نمبر 29 سورۃ 70 آیات نمبر 32 صفحہ نمبر 788

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ

تم سے وہی بات کہی جاتی ہے۔ جو تم سے پہلے پیغمبروں سے کہی گئی تھی۔ بے شک تمہارا پروردگار بخش دینے والا بھی ہے اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے۔

پارہ نمبر 24 سورۃ 41 آیات نمبر 43 صفحہ نمبر 656

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا بھلا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں پارہ نمبر 26 سورۃ 47 آیات نمبر 24-25

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنالاتے لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ٥ پھر ان کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔ پارہ نمبر 29 سورۃ 69 آیات نمبر 46-44 صفحہ نمبر 785

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار تک (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرلے۔ پارہ نمبر 29 سورۃ 73 آیات نمبر 19 صفحہ نمبر 797

اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ سو اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔

پارہ نمبر 10 سورۃ 9 آیات نمبر 45 صفحہ نمبر 255

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ٥ جنہوں نے قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے۔

پارہ نمبر 14 سورۃ 16 آیات نمبر 92+91 صفحہ نمبر 354

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ یہ قرآن لوگوں کے لیے دانائی کی باتیں ہیں۔ اور جو یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت رحمت ہے۔

پارہ نمبر 25 سورۃ 45 آیات نمبر 20 صفحہ نمبر 684

ترجمہ: اہل ایمان بہت سے گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہے اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔۔۔

پارہ نمبر 26 سورۃ 49 آیات نمبر 12 صفحہ نمبر 707

ترجمہ: وہ اس سے (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں مگر (ان باتوں سے) اپنے آپ کو ہی ہلاک کرتے ہیں بے خبر ہیں۔

پارہ نمبر 7 سورۃ 6 آیات نمبر 26 صفحہ نمبر 160

ترجمہ: اور تم کیسے انکار کرتے ہو جبکہ تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہے اور تم میں اس کے رسول (یا اُس کا عمل) بھی موجود ہے اور جس نے اللہ (کی کتاب) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے پر لگ گیا۔ پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 101

قرآن پاک کی شان اور اُس سے راہنمائی حاصل کرنے کا طریقہ

قرآن پاک کی شان یہ ہے کہ اُس کو امانت دار فرشتے نے بطور امانت نبی پاک ﷺ تک پہنچایا اور اُس سے پہلے قرآن پاک کے حصوں کو انبیاء علیہم السلام تک امانت دار فرشتے نے اُتارا اور یہ قرآن پاک کی شان ہے اِس کتاب کے لیے ایک لاکھ سے زائد انبیاء علیہم السلام اور اربوں کی تعداد میں فرشتوں کو پیدا کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو دنیائے کائنات کی ہر ذی روح تک پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنایا (یہ شان) قرآن پاک کو اس لیے ملی یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ یہ قرآن پاک کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اندر رکھے ہوئے نور کو لوگوں کے سینوں میں محفوظ رکھنے کے لیے خاص جگہ عطا کی لوگوں کے سینوں کو کھول دیا تاکہ قرآن مجید کی روشنی حاصل کرسکیں۔ قرآن پاک کی شان یہ ہے ہم اِس قرآن پاک کو پڑھتے اور اس پر غور کرتے پھر قرآن کے اوصاف کو اپنے اندر سمیٹتے تاکہ دین سے دنیاوی فائدے اور آخرت کے فائدہ حاصل کرتے یہ بھی قرآنِ پاک کی شان ہے لیکن ہم نے قرآن پاک کی شان کو (نعوذ باللہ) ختم کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی کیوں کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنا فرض مکمل کر کے عوام الناس تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا کر اس دنیا سے اعلیٰ ترین مقام کی طرف چل پڑے تاکہ اپنے پروردگار کی شان کو دیکھیں جہاں سے قرآن کی شان کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کا کیا ہوا وعدہ (اقرار) پورا کیا اور اِس امانت کو اپنی اُمت کی طرف سُونپا لیکن ہم نے قرآن پاک کی شان میں خیانت کرنی شروع کردی۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں فرماتے ہیں (ترجمہ: 29 پارہ سورہ 69 آیات 46-44) اگر ہمارے نبی ﷺ ہماری نسبت سے (نعوذ باللہ) کوئی جھوٹ

بولتے یا غلط بیانی کرتے تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کا دائیاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اُن کی شہ رگ (گردن) کاٹ دیتے دیکھا جائے تو یہ ایک بہت بڑی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمائی جس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت (جلال) دنیا کی ہر ایک پیدا کی ہوئی چیز پر محیط ہے اور اُس سے کوئی بھی راہ فرار حاصل نہیں کر سکتا جب تک آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کتاب (قرآن پاک) کی شان کے مطابق اس پر غور نہیں کرتے اس پر عمل نہیں کرتے (نعوذ باللہ) یہ قرآن پاک کی توہین ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے قول کی توہین کی وہ یقیناً خسارے میں پڑ گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ اپنے کلام نہ ہی اپنے انبیاء علیہم السلام کی توہین برداشت ہے۔ قرآن پاک کی بیسوں آیات لکھی ہوئی ہیں جن لوگوں نے توہین کی اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی اس دنیا سے جڑ کاٹ دی۔ اور آخرت میں وہ خسارے پانے والوں میں شامل ہیں۔ ایک طرف تو قرآن پاک کی شان بیان نہ کرنے والوں کو عندیہ دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ قرآن پاک کے ساتھ حسد اور بغض رکھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ وہ عنقریب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ یہ بھی قرآن پاک کی شان ہے جو سب سے افضل اور مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کو بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے جس نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی کہ قرآن پاک اور اس کے ارشادات پر عمل کرنے اور لوگوں تک اُس کی رسائی کو آسان بنایا تاکہ اُن کے اندر وہ اختلافات ختم کر کے یکسوئی کے ساتھ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے خوف کو اپنے ذات پر مسلط کر کے اپنی زندگی کو راہ راست پر لائیں اُن کے لیے انبیاء علیہم السلام کی بشارت ہے اور قرآن پاک کی بشارت ہے کہ وہ لوگ آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ اُنھوں نے قرآن پاک کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارا جس طرح بہت سے لوگوں نے دنیا وی خواہشات کی بدولت قرآن پاک کو فراموش کیا۔ اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے مرحوم کر دیں گے قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ ہے جس میں پیغمبر اللہ

تعالیٰ سے کہیں گے (ترجمہ پارہ 19 سورۃ 25 آیات 31-30) یا اللہ میری اُمت نے قرآن کو پڑھنا چھوڑ دیا تھا اور اُس پر غور کرنا اور عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔ پہلی اُمتوں نے اس طرح اپنے اندر بہت سے غلط گمان پیدا کر لیے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے قرآن میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ ہمیں اس دنیا میں بھی عزت ملی ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی ہمیں عزت ملے گی تو یہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ قرآن پاک کی آیت ہے کیا ان لوگوں نے خدا سے کوئی عہد لیا ہوا ہے۔ اِن کے پاس کوئی سند ہے جو قرآن پاک (یعنی آسمانی کتابوں میں ہے) کا علم ہے۔ اگر سچے ہیں تو مرنے کی آرزو کریں یقیناً مرنے کی آرزو نہیں کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں انہوں نے آگے کیا بھیجا ہے۔ اسی طرح ہماری اُمت مسلمہ نے اسی طرح کے گمان پیدا کر لیے ہیں۔ جن کی قرآن پاک میں کوئی سند نازل نہیں کی گئی۔ بلکہ کچھ لوگوں نے اپنی طرف سے ہی گمان پیدا کر دیے ہیں۔ جو قرآن پاک کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سے گمان گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کی شان کو قائم رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک وہ خود قرآن پاک کے اصولوں کے مطابق اور ارشادات کی طرف مائل نہ ہوں اور سختی سے اُن پر عمل پیرا نہ ہوں قرآن پاک کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کے لیے دنیا میں زبردستی نہیں کی۔ جب تک آپ کھلی بے حیائی نہ کریں اور اسلام کی حدوں کو کراس نہ کریں لیکن اُس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دین کی موجودگی میں آپ جو چاہیں کریں اس چیز کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ بے شک آپ لوگوں کے لیے اللہ اور رسول ﷺ نے جو دین میں بتایا ہے۔ اگر آپ کا اُس پر یقین نہیں تو دنیا کی تمام نعمتیں آپ لوگوں کو ایک مہلت تک ویسے ہی ملتی رہیں گی اگرچہ آپ نے ظلم، قتل وغارت نہیں کی بے انصافی نہیں کی تو آپ کو کوئی زبردستی مسلمان نہیں کرے گا۔ لیکن بظاہری اگر آپ ان چیزوں میں ملوث ہیں تو دین پر قائم رہنے والوں کا حق بنتا ہے تو وہ انہیں روکیں تو ظلم

کے خلاف آواز اٹھائیں اپنے لوگوں کے لیے اور دوسرے لوگوں کے لیے لیکن اگر لوگ باز نہ آئیں تو اِن کے لیے رب تعالیٰ کا حکم ہے ایسے لوگوں کو سزا دلوائیں تا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہونے پائے۔ جب کہ (قرآن پاک) آپ لوگوں کے درمیان موجود ہے۔ لوگوں کو قرآن کے اوصاف اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کے علم کو بیان کرتے رہیں اور اللہ کے سپاہی بن کر لوگوں کا (جو کہ کفر کو پسند کرتے ہیں) مقابلہ کریں۔ اور ہر طرف اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو جائے دین میں زبردستی اُن لوگوں کے لیے ہے جو سرِ عام دین کو تماشہ بنا لیں اور دین کے مقابلے میں کفر اور اُن کے احکامات کو زبردستی لاگو کریں۔ پکے مسلمان۔ اور مومن بندے یکسوئی اور خالص اللہ کے لیے کام کرتے ہیں۔ (قرآن پاک میں) قرآن کے مطابق عمل کرنے والوں کو ایمان والا کہا گیا ہے اور اُن کی نشانیاں قرآن پاک کی ان آیات کی صورت میں بیان کی گئی ہیں جو کہ مندرجہ بالا لکھی گئیں ہیں (ترجمہ) بھلا یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں میں قفل لگے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کو سمجھنے کی توفیق عطا کر دیں۔ آمین

عطاالرحمٰن

عقیدہ توحید اور رسالت کیا ہے۔ یہ کن اجزاء پر مشتمل ہے۔

(ترجمہ) جو لوگ اللہ کی آیات نہیں مانتے انبیاء کو (یعنی قرآن جو کہ انبیاء کی طرف سے بیان کیا گیا ہے ختم کر دیتے ہیں) ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف کا حکم دے انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دُکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ (3-3-21)

ترجمہ: دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص شیطان اور نفس کی دعوت کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایسا مضبوط سہارا پکڑ لیا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔ (سورہ نمبر 2 پارہ نمبر 3 آیت نمبر 256)

ترجمہ: جو پہلے لوگوں کو ہدایت کے لیے تھیں اور اب قرآن نازل کیا جو حق اور باطل کو الگ الگ کر دینے والا ہے جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست بدلا لینے والا ہے۔ (پارہ نمبر 3 سورہ نمبر 3 آیت نمبر 4)

(ترجمہ) یہ نیکی نہیں کہ تم مشرق و مغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف رُخ کر لو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال کی محبت کے باوجود ضرورت مند رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں اور مقروض اور مجبوروں کی مدد کے لیے مال خرچ کرتے ہیں اور نماز کے ذریعے اللہ سے تعلق قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور جب کسی سے عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں۔ سختی اور تکلیف میں اور معرکہ جہاد کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں۔ 2-2-177

(ترجمہ) بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (تورات) سے نوازا گیا اور وہ اب اس کتاب (قرآن) کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ ان کے غلط عقائد کا فیصلہ

کر دے تو ایک فریق ان میں سے لاپرواہی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے۔(3-3-23)

(ترجمہ) یہ لوگ اللہ کے ساتھ ساتھ ایسی ہستیوں کی خوشنودی کے لیے عبادت کرتے ہیں جوان کا نا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ کچھ بھلا کر سکتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہماری شفاعت (مدد) کرنے والے ہیں کہہ دو کیا تم اللہ کو ایسی خبر دیتے ہو جس کا علم آسمانوں اور زمین میں اللہ کو بھی نہیں؟ وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔(پ11-10-18)

(ترجمہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں (بطور رسول) اُس کی طرف سے آگاہی اور خوشخبری دینے والا ہوں۔(پ12-11-2)

(ترجمہ) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر وحی کے نام سے جھوٹ (روایات) گھڑے ایسے لوگ اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ (یعنی رسول) کہیں کہ یہی لوگ جنہوں نے اپنے پروردگار کا نام لے کر جھوٹ بولا تھا یاد رکھو کہ ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔(پ12-11-18)

عقیدہ توحید اور رسالت کیا ہے۔ یہ کن کن اجزاء پر مشتمل ہے۔

عقیدہ توحید: اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کا اقرار کرنا اور قرآن کے مطابق اُن پر عمل کرنا ہی عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔ عقیدہ توحید میں کیا چیزیں شامل ہیں۔ مثلاً وہ تمام فرائض جن کا تعلق تسبیح و ذکر اور فکر احساسات اور دین اسلام کی حیات پر ہے۔ مثلاً بنیادی دین ارکان اور جو کہ سات ہیں۔ اور اُس کے علاوہ فرائض کے اجزاء انبیاء علیھم السلام کی اتباع جو قرآن کے مطابق ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو لاشریک ماننا تو اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ 2۔ تمام انبیاء علیھم السلام کو ماننا۔ 3۔ نماز۔ 4۔ روزہ۔ 5۔ زکوٰۃ 6۔ حج۔ 7۔ جہاد۔

اس کے علاوہ تمام فرائض جو قرآن پاک کی شان کے مطابق بیان کیے گئے ہیں۔ اُن پر یقین کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے۔

کچھ فرائض ایسے ہیں۔ جن پر عمل نہ کرنے سے انسان کفر کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور کچھ فرائض ایسے ہیں۔ جن سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور کچھ ایسے فرائض ہیں۔ جن سے انسان کافر تو نہیں ہوتا۔ لیکن فسق کے زمرے میں آتا ہے۔ اور فسق کفر کی علامت ہے۔ عقیدہ کا اصل مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ تمام ذکر و تسبیحات کی ڈائریکشن کو قرآن کے مطابق اور انبیاء علیھم السلام کی شان کے مطابق بیان کرنا اور عمل کرنا۔ یعنی انبیاء علیھم السلام کی شان کو (نعوذ باللہ) ناکم کرنا یا بڑھنا یا اُن کے اوپر کسی قسم کا (نعوذ باللہ) الزام لگانا۔ اور اُن کی نسبت غلط بیانی سے کام لینا بھی عقیدہ توحید اور رسالت کے منافی ہے۔ جس سے انسان کی تمام عبادات اور اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات اکثر لوگوں کے علم میں نہیں ہوتی۔ اس لیے قرآن پاک ایک واحد کسوٹی ہے۔ جس سے تمام کائنات کی چیزوں کی حد بندی کو اور لوگوں کے قول و فعل کو پیائش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک ہر ایک چیز کی نشاندہی کرنے والی کتاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کوئی کام مصلحت

سے خالی نہیں ہے۔ ہمیں ان چیزوں پر غور کرنا چاہیے اور قرآن پاک کی روشنی کے مطابق بیان کرنا چاہیے۔

اور اگر کوئی آدمی اپنی خود غرضی دنیاوی لالچ کی وجہ سے قرآن پاک کی آیات کی چشم پوشی کرے اور اس کے سامنے کسی بھی کتاب کو قرآن کے مقابلے میں لے کر آئے اور اس کی فوقیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کرے۔ اور قرآن پاک کی آیات کو فراموش کر دے۔ تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو ہرانے کی کوشش کی تو ایسے لوگوں کے لیے قرآن پاک میں سخت وعید کے ساتھ عذاب الیم کی نوید ہے۔ پارہ نمبر 22 سورہ نمبر 34 آیات نمبر 38

اللہ تعالیٰ کے ہاں دین اسلام کے مطابق ہی عقیدہ قابل قبول ہوگا۔

اگر آپ غور کریں تو آپ کو قرآن پاک سے ہی جواب مل جائے گا آپ سے پہلی قوموں نے بھی انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کو کسی نہ کسی عذاب میں ہلاک کر دیا۔ حالانکہ کسی بھی انبیاء علیہم السلام نے کسی بھی قسم کی کوئی لغزش نہیں کی۔ کیونکہ ان آیات کے بارے میں انہیں سمجھ ہی نہیں آئی۔ بلکہ ہمارے علماء اور مشائخ اپنی خود غرضی اور منفی سوچ اور کچھ علم کی دوری کی وجہ سے دوسری راہیں نکال رہیں ہیں۔ اور ان کے پیچھے دوسری طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ جو ایسے لوگوں کے منفی مذہبی عزائم پورے کروا رہے ہیں۔

ایمان ایک نازک ترین مرحلہ سے گزر رہا ہے (آیات قرآنی)

جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے سوائے (کفر پر زبردستی) اس کو جو مجبور کیا جائے مگر اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن بلکہ وہ جو خود کفر کرے اور ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا سخت عذاب ہے۔ پارہ نمبر 14 سورۃ 16 آیات نمبر 106

یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی۔ اور نصیحت تو وہ لوگ کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ پارہ نمبر 3 سورۃ 2 آیات نمبر 269

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔
پارہ نمبر 27 سورۃ 53 آیات نمبر 39 صفحہ نمبر 725

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 132 NEW

ترجمہ: جب اللہ نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ اس سے صاف صاف بیان کرتے رہنا۔ اور (کسی بات کو) نہ چھپانا تو انہوں نے پس پشت پھینک دیا۔ اور اُس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی۔ یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں بُرا ہے۔
پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 187 صفحہ نمبر 97

ترجمہ: ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اُس کا حکم مانا جائے۔ اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے میں مہربان پاتے۔ پارہ نمبر 5 سورۃ 4 آیات نمبر 64 صفحہ نمبر 114

ترجمہ: جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں ہمیں عاجز کرنے کی سعی کی وہ اہل دوزخ ہے۔
پارہ نمبر 16 سورۃ 22 آیات نمبر 51 صفحہ نمبر 457

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○ فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے

پارہ نمبر14 سورۃ15 آیات نمبر37 صفحہ نمبر349

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ [2:29]

لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے۔اوران کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟ پارہ نمبر 20 سورۃ 29 آیات نمبر 2 صفحہ نمبر 539

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پارہ نمبر2 سورۃ 2 آیات نمبر 168 صفحہ نمبر 33

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھتا ہے۔ پارہ نمبر28 سورۃ 64 آیات نمبر2 صفحہ نمبر 766

ترجمہ: جب اُن کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اُسے مشہور کر دیتے ہیں تو اگر اُس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے اور تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے ہیں اور تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیرو ہو جاتے ہیں۔ پارہ نمبر 5 آیت نمبر 83 سورۃ نمبر4 صفحہ نمبر 118

ترجمہ: اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو اُن میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر ہی چکی تھی یہ اپنے سوا (کسی کو) بہکا نہیں سکتے تھے اور نہ تمہارا کوئی بگاڑ سکتے ہیں۔ اللہ نے تم پر کتاب اور دانائی نازل فرمائی ہے اور تمہیں یہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ پارہ نمبر5 آیت نمبر 113 سورۃ نمبر4 صفحہ نمبر 124

ترجمہ: (یعنی جن کی) اللہ کے سوا (عبادت کرتے ہو) تو تم سب مل کر میرے بارے میں تدبیر کر لو اور مجھے مہلت نہ دو۔ پارہ نمبر12 آیت نمبر 55 سورۃ نمبر11 صفحہ نمبر298

ایمان ایک نازک ترین مرحلہ سے گزر رہا ہے

ایمان سے تعلق:

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کا تعلق ایک بہت ہی نازک ترین تعلق ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ ہے کوئی میرا مددگار۔ جو میرا اور میرے رسول ﷺ کا مددگار بنے حالانکہ کائنات کا مالک ہونے اور کلی طور پر تمام اختیار کا مالک ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرمار ہے ہیں۔ کہ ہے کوئی آدمی جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے انبیاء علیہم السلام کا مدد گار بنے بلکہ پہلی اُمتوں کے لیے بھی یہی طریق کار رہا ہے اگر دیکھا جائے تو اس کے پس پردہ تمام کائنات کے لوگوں کو ندا دی گئی ہے کہ ہے کوئی میری رحمت کا طلبگار جس پر میں اپنی رحمت نچھاور کردوں۔ ہے کوئی گناہگاروں میں سے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے تو میں اُسے عطا کردوں۔

کیونکہ یہ انصاف پسندی کے تقاضے پورے کرنے کے لیے دنیا میں اعلان کیا گیا ہے۔ اس طرح کا انصاف کوئی نہیں کرسکتا۔ بلکہ لوگ تو دنیا کی قلیل طاقت کے نشہ میں بدحواس اور بدراہوں میں مست ہوجاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی اپنی جان اور اپنے ہاتھ بھی ان کے کنٹرول میں نہیں ہے انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ (ہم) اللہ تعالیٰ اُن کو کس وقت اور کب اس دنیا سے اُٹھالیں گے۔ اور ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

نہ اس دنیا میں اور نہ ہی آخرت کی زندگی میں ہم ان کو کچھ مہلت دیئے ہوئے ہیں کہ یہ اتنی سرکشی کرلیں تاکہ قیامت کے دن یہ کہہ نہ سکیں کہ یارب ہم نے تو کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس بات کا اقرار کریں گے کہ ہم دنیا کی مستی میں اور دنیا کی شان وشوکت کے لیے جو کہ ختم ہونے والی تھی۔ بہک گئے تھے۔ پروردگار ہمیں دوبارہ دنیا کی زندگی میں بھیج دیں تاکہ ہم نیک کام کریں لیکن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ یہ بالکل جھوٹے ہیں بالفرض ہم ان کو دوبارہ دنیا میں بھیج بھی دیں تو یہ وہی کام کریں گے جو پہلے انہوں نے کیے اور فرشتے

ان لوگوں پر لعنت کر رہے ہونگے اور ان کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ بات پھر وہی تھی ایمان اور ایمان بل غیب کی۔ یہاں پر ایمان کی وہ کیفیت بیان کی جارہی ہے جو اکثر انسانوں کے ذہن میں نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو اس لیے نازل نہیں کیا اور نہ ہی تمام انبیاء علیہم السلام کو اس لیے بھیجا گیا کہ ہر کوئی اپنی بدزبانی سے (نعوذ باللہ) رسولوں کی توہین کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی توہین کرے اور دیکھا جائے تو ایسے لوگوں کی وقعت کیا ہے کہ وہ ایسا کرسکیں۔ لیکن بات ہے عقلمندی کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک عقلمندوں کے لیے اُتارا گیا ہے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں پر غور کرتے ہیں۔ ہم نے سب کچھ واضح بیان کر دیا ہے۔ ایک ایمان کی کیفیت یہ ہے۔ جو ہم الفاظ کے ذریعے لوگوں تک بات پہنچاتے ہیں۔ اُن الفاظ کی ادائیگی میں بہت کچھ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے اندر حسد اور بغض کی کیفیت کیا ہے باطل چیزوں سے اعتقاد قائم رکھنا اور اُن پر قائم رہنا۔ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اس کا ایمان کتنا نازک ترین مرحلہ سے گزر رہا ہے لیکن اُسے سمجھ نہیں آرہی۔ ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کے بارے قطعاً خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کا کیا اور کس طرح کا درجہ ہے۔ اور وہ لوگ اپنی خوش فہمی میں مبتلا ہیں حالانکہ باطل چیزوں کا اسلام کے ساتھ تعلق کو جوڑنا ہی بدعت کہلاتا ہے جس کی ممانعت بہت سخت الفاظ سے قرآن پاک میں بیان کی گئی ہے۔

دوسری ایمان کی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی چھپی ہوئی چیزوں کو جب سامنے آجائیں تو اُن پر یقین کر لینا۔ اگر انسان علم ظاہر ہونے کے بعد پھر باطل چیزوں پر ہی اعتقاد قائم رکھے بغیر دلیل کے تو ایسے لوگ ہی ظالم تصور کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے لوگ پیدا کیے ہیں (بہت عقل یعنی صاحب علم۔ صاحب نظر والے لوگ)

لوگوں تک اپنے رب تعالیٰ کے احکامات کو سلسلہ بسلسلہ پہنچائے ان لوگوں کا کام ہے دوسرے وہ لوگ جو درمیانی درجہ کے عقل مند ہیں جن کا کام ہے اُن کی تائید اور حمائیت کریں جو ہر طرح کی ہوتی ہے۔ تیسرے وہ لوگ جن کو خاص اشارے دیئے جائیں اور وہ اُسے سمجھ لیں یہ بھی عقل مندوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن انہیں صاحب نظر یا علم والے نہیں کہیں گے۔ بلکہ انہیں اُس خاص اشاروں کی طرف راغب کیا گیا تو انہوں نے اپنی اصلاح بھی کی اور دوسرے آس پاس کے لوگوں کو بھی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہیں جو عقل مند بھی ہیں لیکن لالچ اور دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اُن کا نظریہ یہ ہے وہ دولت اور عزت کو پہلے ترجیح دیتے ہیں۔ (دین کو) اللہ اور اُس کے رسولوں کے احکامات کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔ زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ صرف وقتی طور پر روزگار کے لیے خاموش رہے ہیں۔ جیسے منافق کیا کرتے تھے۔ چوتھے درجہ کے لوگ وہ ہیں جو ہر بات کو دیکھتے اور اُن کے بارے پوچھتے رہتے ہیں۔ یعنی اپنی عقل کا استعمال کم اور دوسروں کی عقل کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔ چاہے غلط لوگوں سے مشورہ طلب کریں یا کسی سے صحیح مشورہ ملے۔ پانچویں درجہ کے وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ پکڑ پکڑ کر لے کر جانا پڑتا ہے۔ (اندھوں کی مانند ہے) چھٹے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو علم کی طرف جانا نہیں چاہتے اور یہ خیال کرتے ہیں دین اسلام کی چند چیزوں کو مان لینا اور اُن کے نام کے ساتھ منسلک ہو جائیں گے۔ تو بات ختم ہو جائے گی ایسے لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ساتویں درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو لوگ شریعت کو اپنی زندگی سے سے دور رکھنا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں دین اسلام سے کوئی غرض نہیں ہے جسے ہم پکے مشرک یا کافر کہیں گے۔ اس طرح ایمان کی کیفیت بھی طرح طرح کی ہے۔ جتنے لوگ کوئی خالصاً اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہوتے ہیں اور پورے پورے اسلام کے ارکان کو احسن طریقہ سے شریعت کو قبول کرتے اور اُن پر عملی اظہار بھی کرتے ہیں۔ تو یقیناً ایسے لوگ خوش بخت

انسان ہیں۔ان میں سے کچھ لوگ ان پر عملی طور پر اظہار نہیں کر پاتے لیکن اس کے باوجود دل میں بالکل صحیح اعتقاد رکھتے ہیں۔تو ایسے لوگوں کو ایمان والے کہیں گے لیکن کچھ لوگ بعض دین کے ارکان میں بغیر سوچے سمجھے بغیر دلیل (قرآن پاک) سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔اُن کا ایمان کمزور ترین اور نازک مرحلہ سے گزر رہا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اِن پر خاص رحمت کا ذکر کیا ہے۔اگر وہ اپنے ان عقائد کو بدل لیں تو وہ کامیابی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ورنہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام ہدایت لکھ دی ہیں۔جس سے ہٹ کر کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔چونکہ قرآن پاک میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔جو لوگ ایسے ہی غلط گمان کو لیے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں گے۔تو وہ صرف اور صرف ایک ایسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔جو انہیں جہنم کی طرف لے جائے گی۔جس نے اپنے ایمان کی فکر نہیں کی وہی خسارے میں پڑ گیا۔ایمان صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماننا۔اُس کے رسولوں کو ماننا۔فرشتوں کو ماننا۔کتابوں کو ماننا۔روزہ آخرت کو ماننا۔یا تقدیر کو ماننا۔بلکہ ان تمام چیزوں کے ساتھ ہر ارکان دین پر عملی اظہار کرنا ایمان کی نشانی ہے۔اور انبیاء علیہم السلام کو وہ مقام دیں۔جس کا ذکر قرآن پاک میں درج ہے۔ جب تک ہم اپنے خیالات میں انبیاء علیہم السلام کو اعلیٰ مقام جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔جو اُن کی شان کے لائق ہے نہ دیں گے تو ہمیں اپنا ایمان بچانا مشکل ہوگا۔ہم اپنے ایمان کو اُس وقت تک محفوظ نہیں کر سکتے جب تک ہماری روش تبدیل نہیں ہوگی اور ہم انبیاء علیہم السلام کے اوپر قتل کے الزام کو رد نہیں کرتے کیونکہ انبیاء کو کوئی دنیا کی طاقت قتل نہیں کر سکتی قرآن نے انبیاء علیہم السلام کی حفاظت کے لیے اپنے خاص فرشتے معمور کیے ہوئے ہیں۔ہم اس وقت تک ایمان والے نہیں بن سکتے۔جب تک قرآن کے اصول کے مطابق انبیاء علیہم السلام کو وہ مقام نہ دیں۔یہ ایمان کا نازک ترین مرحلہ ہے جسے ہمیں خود ہی حل کرنا ہے۔چونکہ اب ہمارے پاس نہ تو فرشتے آئیں گے اور نہ ہی کوئی پیغمبر آئیں گے۔جو ایک ایک الفاظ کی

تشریح کریں گے۔ بلکہ ہماری یہ سوچ ہونی چاہیے۔ کہ جتنے بھی انبیاء علیہم السلام ہیں وہ کسی قسم کی کوئی بھی لغزش نہیں کرتے۔ بلکہ جب کبھی لغزش کا اندیشہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کو لغزش ہونے سے پہلے وحی کے ذریعے مطلع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انبیاء علیہم السلام کو راہ حق کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی لغزش کا امکان نہیں رہتا۔ قرآن پاک میں خاص فضل کا جو ذکر آیا ہے۔ وہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کے لیے ہے۔ اس کے علاوہ کسی انسان کے لیے (خاص فضل) کا ذکر نہیں آیا بلکہ رحمت کا لفظ تمام اُمتیوں کے لیے آیا ہے اسی طرح کسی انبیاء علیہم السلام کو قتل نہیں کیا گیا بلکہ تمام اہل مشرک اور کافر لوگوں نے کچھ چیزیں ہمارے دین کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اُن آیات کا مفہوم کچھ اور بنتا ہے۔ یعنی کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور اُن کے خلاف انہیں قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں۔ لیکن اِس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے قتل کرنے کی تدبیروں کو اُلٹ کر دیا اور وہ خود ہی اپنے مکر کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کر دیئے گئے اب ہم جب تک صحیح عقائد کی طرف راغب نہیں ہوں گے اس وقت تک نجات مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان چیزوں پر کاربند رہنے اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا کریں۔

(آمین) عطاء الرحمٰن شادباغ

حضرت اماں حوا علیہ السلام

نوٹ: حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی حضرت اماں حوا سے بھول ہوئی تھی کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام پہلے ہی انہیں بیان کر چکے تھے کہ اُس خاص سمت نہیں جانا لیکن اس کے باوجود وہ بھول گئیں جیسا کہ سبھی پیغمبروں نے لوگوں کو قرآن کی نصیحت اموز باتیں بتائیں لیکن ہم سب اُسے بھول گئے اسی طرح قرآن پاک میں ملکیتی کی غلطی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ چونکہ آدم علیہ لسلام کا بیان کرنا فرض تھا انہوں نے اپنا فرض پورا کیا تھا۔ چونکہ قرآن پاک میں اس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے کہ کچھ انبیاء علیہم السلام کی ازواج نے لغزش کی لیکن اس لغزش میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی جسے ظاہر کرنا تھا اور اس کا نتیجہ آج کی دنیا آپ کے سامنے ہے۔ اس لیے انہیں سزا کے طور پر اُس کا انجام بھگتنا پڑا۔ چونکہ رب کائنات ایک دنیا کا سلسلہ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ اس لیے ایسا ہوا تھا۔ اور یہ لغزش اماں حوا سے ہوئی تھی چونکہ بیوی ملکیت اپنے خاوند کی ہوتی ہے اور اس کی تمام ذمہ داریاں خاوند کے ذمہ ہوتی ہیں اور عورت کو آدمی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہٰذا اس لیے اسی جگہ پر حضرت آدم علیہ السلام کا ہی نام آئے گا۔ چونکہ لغزش آدم علیہ السلام کی نہیں تھی بلکہ بھولنے کی لغزش اماں حوا کی تھی اور دنیا کائنات کو چلانے کا ذریعہ بننا تھا اس لیے اماں حوا سے یہ بھول ہوئی تھی جو تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔ کہ ایسا ہونا تھا۔ چونکہ قرآن پاک میں انبیاء علیہ السلام کی بیویوں کی بھول ظاہر کی جا چکی ہے جو کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اور دوسری حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی چونکہ حضرت اماں حوا نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی طلب کی اور اللہ تعالیٰ نے اماں حوا کو معاف کر دیا لیکن حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی اور حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی نے معافی طلب نہیں کی اس لیے ان کے اوپر عذاب نازل ہوا۔

آدم علیہ السلام

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ پارہ نمبر 27 سورۃ 51 آیات نمبر 56 صفحہ نمبر 717

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور اکثر جھوٹے ہیں۔ پارہ نمبر 19 سورۃ 26 آیات نمبر 223 صفحہ نمبر 512

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ بعض لوگ ایسے ہیں جو لوگ (اللہ کی شان) میں علم (دانش) کے بغیر جھگڑتے اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 17 سورۃ الحج آیات نمبر 8 صفحہ نمبر 448

(اس نے) کہ پروردگار مجھے اُس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کیے جائیں۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے
پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 37 صفحہ نمبر 349

ترجمہ: بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت۔ ترجمہ: وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اُگے گا پارہ نمبر 23 سورۃ 37 آیات نمبر 64+62 صفحہ نمبر 610

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے راستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین پر لوگوں کے لیے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔ پارہ نمبر 14 سورۃ 15 آیات نمبر 39

ہم نے فرمایا کہ آدم یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ تو یہ کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ دے پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ گے۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 20 آیات نمبر 117 صفحہ نمبر 431

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى تم دونوں یہاں سے نیچے اُتر جاؤ۔ تم میں بعض بعض کے

دشمن (ہونگے)۔ پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ تکلیف میں پڑے گا۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 20 آیات نمبر 123

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ

مرد عورتوں پر مسلط حاکم ہیں۔ اس لیے اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے۔ اس لیے بھی مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ تو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں۔

پارہ نمبر 5 سورۃ 4 آیات نمبر 34 صفحہ نمبر 108

تخلیق آدم علیہ السلام اور اماں حوا کیسے زمین پر اترے

حمد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت کے لیے جس نے اپنی ذات پر رحمت کو لازم کرلیا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے نظامِ کو تخلیق کیا اور اس پر بسانے کیلئے حضرات انبیاء علیہم السلام کی رُوحوں کو تخلیق کیا گیا پھر فرشتوں اور جنات کو تخلیق کیا گیا۔ پھر عالم ارواح پر کل کائنات کی رُوحوں کو پیدا کیا اور اسی مقام پر ٹھہرا دیا اور تمام ارواحِ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کو لوح محفوظ پر قائم کردیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور دوسری تمام روحوں سے اقرار لیا گیا کہ جب میں آپ کو زمین پر اُتاروں تو آپ نے میری عبادت اور تسبیح کرنی ہے اور جو آپ کو قرآن پاک کا حصہ دیا جائے گا یا مکمل قرآن پاک دوں تو اسے امانت کے طور پر اپنے پاس رکھنا اس کے فائدے حاصل کرنا اور جب تمہارا وقت ختم ہوجائے تو اُسے آنے والی روحوں کے حوالے کرنا۔ تو سب روحوں نے اقرار بھی کیا اور سجدے اور عبادت کے طریقے بھی سیکھے۔

اللہ تعالیٰ نے دو دن میں سات آسمان اور زمین کو بنایا اور اس کے علاوہ تمام چیزیں جو درکار تھیں بنائیں ان تمام چیزوں کو چھ دن میں مکمل کیا گیا اور ساتویں دن عرش پر اپنی شان کے مطابق عرشِ عظیم پر براجمان ہوئے۔ اور یہ سب اس لیے کیا گیا کہ تمام مخلوقات جو بھی

پیدا نہیں ہوئی اُنہیں بھی اپنی ذات کو متعارف کرایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو متعارف کروانے کے لیے حضرت انبیاء علیہم السلام کا انتخاب کیا۔ اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے فرشتوں اور جنوں کا استعمال کیا۔ اب بات پہنچی پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کو جن کی روح بے قرار تھی کہ میں دنیا میں اول مسلمان بنوں اور اپنے رب کے حکم بجالاؤں۔ جنوں میں سے عزازیل کو فرشتوں کا سردار بنایا دیا گیا تاکہ باقی ماندہ کام مکمل کروائے جائیں۔ اللہ پاک نے فرشتوں اور عزازیل سے کہا کہ میں ایک انسان بنانے والا ہوں تم میرے پاس مٹی لیکر آؤ۔ چنانچہ عزازیل مٹی لینے چلے گئے جتنے بھی اللہ تعالیٰ نے پلینٹ بنائے تھے وہاں تمام سیاروں سے کچھ کچھ مٹی لے آئے اور ایک بڑا مزید پلینٹ بنایا گیا۔ پھر اس کے دو حصے بنائے گئے اور اس میں سے تھوری مٹی جنت کے اندر لائی گئی تاکہ حضرت آدم علیہ السلام کا مجسمہ بنایا جائے۔ یہاں پر کچھ قرآنی آیات پر توجہ دلانی جا رہا ہوں۔ (نعوذ باللہ) حضرت انبیاء علیہ السلام کے ساتھ مصلحتاً لغزش کا الزام چسپاں کرنا دین کو سمجھنے میں غلطی کرنا ہے شیطان کے وہ عمل جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے جس پر ہم توجہ بالکل نہیں کرتے وہ کیا ہیں۔ سی ٹی بجانا یعنی دور سے کسی کو مخاطب کرنا۔ چاہے الفاظ سے ہو یا سی ٹی بجانے سے ہو بغیر دیکھے کسی چیز کو کھانا اور کھلانا۔ کھانے والی چیزوں کو دوسروں کی طرف پھیکنا۔ جس چیز سے منع کیا جائے اسے کرنا جو کہ دین میں جائز نہ ہو سنی سنائی بات پر عمل کرنا یہ سب شیطانی عمل ہیں جن کا ذکر مختلف جگہ میں قرآن پاک میں موجود ہے۔ جب آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے کیلئے فرشتوں سے پوچھا تو سب نے یہی کہا کہ آپ بہتر جانتے ہیں لیکن منتخب سردار عزازیل جسے ہم موجودہ ابلیس کے نام سے واقف ہیں اس نے فوراً کہا کہ یا اللہ آپ کیوں تخلیق بندہ کرنا چاہتے ہیں جب کہ ہم آپ کے کام بخوبی کرتے ہیں اللہ پاک نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے خاموشی تو اختیار کر لی گئی لیکن اس کے اندر حسد ختم نہ ہوا کیونکہ جنّوں میں سے تھا اور ان کے اندر وہ

خصلت پیدا کی گئی ہے۔ پھر اس نے کہا ہمارے لیے کیا حکم ہے تو آپ کے رب نے فرمایا کہ جاؤ اور زمین کے چپہ چپہ یعنی جو (۹+۲) عدد پلینیٹ بنائے گئے ہیں وہاں سے مٹی لے کر آؤ کیونکہ اللہ پاک نے ان سیاروں کو پہلے تخلیق کیا ہوا تھا عزازیل وہاں سے چلا اور اپنے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ میں زمین کی ناقص مٹی لیکر جاتا ہوں اور جب اللہ پاک ناقص مٹی کو سونگھیں گے تو اپنا ارادہ بدل دیں گے۔ جب ناقص مٹی لائی گئی تو اللہ پاک نے کہا کہ اسے گوندو اور گوندنے کے بعد دو بڑے گیند نما پلینیٹ بنا دیئے پھر اُن سے تھوڑی مٹی لی اور پھر ہم شکل بندے کا مجسمہ بنایا گیا عزازیل نے ایک ٹیڑھا میڑھا سا مجسمہ بنا کر پیش کر دیا عزازیل کا مقصد تھا کہ اللہ پاک اپنے ارادے سے بندے کی تخلیق کو ختم کر دیں گے۔

لیکن اللہ پاک نے جب اس میں اپنی روح پھونکی۔

اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور کچھ کچھ اکیلا پن محسوس کیا چونکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔ اور پہلے سے ہی پلاننگ ہوتی ہے۔ جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس مجسمہ سے ہی کچھ مٹی علیحدہ کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اعزازیل سے کہا جو مٹی علیحدہ کی ہے اس کا مجسمہ بھی بناؤ۔ جب دوسرا مجسمہ تیار ہو گیا تو آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ اللہ کے حکم سے اس میں روح پھونکیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آدم علیہ السلام نے اُس مجسمہ کی طرف پھونک ماردی۔ اور اماں حوا کا مجسمہ بھی حرکت میں آ گیا۔ اور اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں اس طرح دونوں وجود کو جنت میں بنایا گیا۔

یعنی نور کا ایک چشمہ اس مجسمہ کی طرف گیا تو نور کے کرشمہ کی وجہ سے اس مجسمہ کا ٹیڑھا پن ختم ہو گیا اور اس کے اندر سے خوشبو آنی شروع ہو گئی تو عزازیل کے ارادوں پر پانی پھر گیا۔ دل ہی دل میں حسد کرنے لگا پھر اللہ پاک نے سجدہ کرنے کو کہا عزازیل کے علاوہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن عزازیل نے سجدہ نہ کیا۔ تو ربّ تعالیٰ نے پوچھا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو آگے سے جواب دیا کہ میں نے اس کے لیے ناقص مٹی کا انتخاب کیا تھا اور

میں اس سے افضل تخلیق ہوا تھا جو کہ آپ نے مجھے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تو اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے تکبر اور انکاری کی وجہ سے۔ اسے زمین کی طرف پھینک دو اور جنت کے گرد پہرہ لگا دو تا کہ دوبارہ جنت میں داخل نہ ہو سکے لیکن اللہ تعالیٰ سے عزازیل نے التجا کی یا رب میں نے آپ کی کتنی عبادت کی ہے اور ایک غلطی کی بدولت آپ نے مجھے سزا دی لیکن مجھے اس کا صلہ نہیں دیا۔ تو اللہ پاک نے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تو عزازیل نے کہا یا رب جو آپ نے مجھے طاقتیں دی ہیں وہ میرے پاس ہی رہنے دی جائیں تا کہ پھر میں بتاؤں کہ یہ جو آدم زاد بنایا ہے۔ یہ کس قدر خرابیاں پیدا کرے گا اور کبھی شکر گزار بندہ نہیں بن سکے گا۔ تو پھر اللہ پاک نے دوسرے فرشتوں سے کہا میں اس کی دو طاقتیں چھین رہا ہوں ایک طاقت یہ جو آسمان پر فرشتوں کے ساتھ میٹنگ میں بیٹھتا تھا اور دوسری یہ کہ اس کے بعد یہ جنت میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ باقی طاقتیں اس کے پاس رہیں گی جب تک قیامت برپا نہ ہو اور اب اسے اٹھا کر جنت سے باہر پھینک دیا جائے اور پھر ہم اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے جو اس کے ساتھ ہونگے انہیں بھی۔ اب عزازیل نے انہی طاقتوں کا سہارا لیکر دنیا میں فساد پھیلا رکھا ہے اب آدم علیہ السلام کی بیوی اور آدم کو رب تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت میں رہو۔ لیکن اُسطرف نہیں جانا۔ جہاں سے شیطان کو جنت سے نکالا یا پھینکا تھا۔ جس جگہ سے شیطان کو پھینکا گیا تھا اُسی جگہ پر اُس نے اپنی طاقت سے ایک پودا اگایا جس کا نام تھوہر ہے اور اس کے اوپر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ پھر کئی سال انتظار کے بعد ایک دن آدم علیہ السلام کی بیوی اکیلے سیر کرتے کرتے اُس طرف نکل پڑیں۔ جب آدم علیہ السلام دن کے وقت آرام کر رہے تھے۔ تو ایک جگہ سے آدم کی بیوی نے اچانک ایک سریلی سی آواز سنی اور اس کا پیچھا کرتی ہوئی اس طرف آ گئی جہاں ابلیس درخت کے اوپر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ ایک باریش سفید داڑھی کے ساتھ جیسے ہی اس نے کچھ قریب جگہ پر دیکھا تو کہنے لگا کہ اے حوّا آپ جانتی ہیں کہ میں جس درخت پر بیٹھا ہوں اس کے خوشے کتنے لذت والے ہیں اور جو اسے کھاتا ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتا اس نے حوا کی

طرف پھینکنے کا اشارہ کیا پھر کہا کہ یہ خود بھی کھاؤ اور آدم کو بھی واپس جا کر کھلانا۔ ابلیس نے اماں حوا کی طرف کچھ خوشے پھینکے اور فوراً غائب ہو گیا۔ اب حوا واپس آئی جہاں رہ رہے تھے۔ اور آدم علیہ السلام کو لیٹے ہوئے آرام کرتے دیکھا اور پاس بیٹھ گئیں اور بتایا کہ میں پھل لیکر آئی ہوں اسے کھالیں اور اس خوشے کو کاٹ کر یا توڑ کر کچھ حصّہ آدم کے منہ کے اندر ڈال دیا اور کچھ حصّہ اپنے منہ میں ڈال لیا حضرت آدم علیہ السلام فوراً اٹھے اور پوچھا یہ پھل پہلے نہیں کھایا کس طرف سے لائی ہو۔ اور جب اماں حوا نے بتایا کہ اس طرف سے آدم علیہ السلام پریشان ہو گئے اور منہ میں جو تھا اُسے کر دیا اور کہا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ اس سمت نہیں جانا تو پھر اُس طرف کیوں گئی تھی۔ لیکن شاید خدا کو یہی منظور تھا اور پھر کچھ دیر بعد جب جسم میں تبدیلی آنا شروع ہوئی غصے اور شرم کی وجہ سے لگے پتے چپکانے اپنے جسم کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کی ندا آئی کہ آدم کیا میں نے آپ دونوں کو منع نہیں کیا تھا کہ اس سمت نہیں جانا تو آپ نے کچھ توجہ نہیں کی۔ اب ان کے لیے جنت کا لباس بھیجا گیا اسے پہنو اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں بھی زمین پر اُتار دو اور ساتھ نصیحت کی کہ ایک وقت تک آپ کو زمین پر رہنا ہے اور پھر کچھ کلمات سکھائے اور راہنمائی کیلئے صحیفے بھیجے گئے اس طرح زمین پر آدم زاد آباد ہوئے۔ (قیامت تک کیلئے) یہ قرآن پاک سے ہی مفہوم لیا گیا ہے اور بیشتر چیزیں قرآن پاک سے ہی اخذ کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مور اور سانپ والی کچھ سٹوری پیش کی گئی ہے وہ یہودیوں نے بنائی تھی تا کہ اسلام کا مذاق بنایا جائے جیسے فرشتے سوئے ہوئے تھے اور وہ جنت میں چلے گئے وغیرہ وغیرہ۔ آپ لوگ اس کے ایک ایک لفظ پر غور کریں گے تو آپ کو یہ تمام چیزیں جو کہ قرآن پاک میں موجود ہیں اور پڑھنے والے اسے جانتے ہیں اگر کوئی الفاظ غلط لکھے گئے ہوں تو معافی کا طلب گار ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں ٹھیک قرآن پاک کو سمجھنے کی قوت اور لوگوں میں بیان کرنے کی قوت عطا کرے آمین

(عطا الرحمٰن شادباغ)

برمودا ٹرائی اینگل

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ o جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور اس میں نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور اس پر چڑھتا ہے سب اُس کو معلوم ہے۔ اور وہ مہربان بخشنے والا ہے۔

پارہ نمبر 22 سورۃ 34 آیات نمبر 2 صفحہ نمبر 581

ترجمہ: تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے اس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش (تخت شاہی) پر قائم ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اُس کا اذن حاصل کیے بغیر سفارش نہیں کر سکتا یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو بلاتم غور کیوں نہیں کرتے۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 74 صفحہ نمبر 271

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ اور وہی تو ہے جس نے رات دن اور سورج چاند بنایا (یہ) سب (یعنی سورج چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 33 چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں۔

پارہ نمبر 17 سورۃ 21 آیات نمبر 30+33 صفحہ نمبر 438

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ o کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ پارہ نمبر 29 سورۃ 68 آیات نمبر 30 صفحہ نمبر 778

اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا o کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمان کیسے اُوپر تلے بنائے۔ پارہ نمبر 29 سورۃ 71 آیات نمبر 15/16 صفحہ نمبر 791

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا [4:79] فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝
یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ان (فرشتوں) کی قسم جوڈوب کر کھینچ لیتے ہیں اور اُن کی جو آسانی
سے کھول دیتے ہیں اور اُن کی تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں پھر (دنیا
کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ پارہ نمبر 30 سورۃ 79 آیات نمبر 5/6 3/4 1/2 صفحہ نمبر 812

تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ جب ایک کے بارے میں (عذاب
کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جوان سے بیان
کردے گا۔ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔
پارہ نمبر 20 سورۃ 27 آیات نمبر 82 صفحہ نمبر 523

برمودا ٹرائی اینگل نیز چشمے کیسے پھوٹ آتے ہیں اور چشمیجنگ کیوں نہیں ہوتے (تمہید)

اللہ تعالیٰ نے ہر علم اپنی طرف سے اتارا ہے۔ اور ہر علم میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہوں اور جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کی تلاش اور اُس کے عجائبات کو ظاہر کرتی ہیں اور لوگوں کے اندر اپنے خدا تعالیٰ کی روشنی کو بھی ظاہر کرتی ہیں چونکہ عزازیل کے پاس بھی بہت علم تھا اور جب اُسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عزت سے باہر نکالا تو اس نے اپنے جیسے لوگوں کے اندر علم کی بندر بانٹ کردی تاکہ بہت ساری مخلوق کو اپنے زیر سایہ رکھ سکے۔ اور اپنی قوتوں کا اظہار کر سکے (چونکہ جو چیزیں آسمان پر چڑھتی ہیں اترتی ہیں اور زمین میں داخل ہوتی اور نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔۔۔۔۔۔ آیت) لوگ سائنس سے دور بھاگتے ہیں حالانکہ دنیاوی سائنس اللہ تعالیٰ کی شان میں اضافہ کرتی ہیں اور وہ پروف مہیا کرتی ہیں جو عام آدمی کی سوچ سے بہت دور ہوتے ہیں۔ سائنس کو نہ ماننے والے قدرت کی نشانیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اگر سائنس کا تصور نہ ہوتا تو بہت سے چیزیں جو ایجاد ہوئی ہیں نہ ہو پاتیں سائنس ہی کی بدولت آج کا انسان لاکھوں میلوں کا سفر گھنٹوں میں طے کر رہا ہے۔

اُوپر آیت پر غور کریں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر علم انسان کی بہتری کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا بلکہ جو ہو رہا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے۔ تمام چیزوں کا علم اُسی کے پاس ہے۔ جو لوگوں کے ذہنوں میں ڈال دیتے ہیں آج کی سائنس بھی ہے جو معراج کے واقعہ کو تقویت دیتی ہے۔ جو کہ پہلے لوگوں نے ہنسی اور مذاق میں بات کو (نعوذ باللہ) رد کر دیتے تھے۔ لیکن سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ ممکن ہے کیونکہ جب عام سائنس دان یا ٹیکنیشن اس طرح کی ایجاد کر سکتا ہے تو جس نے پیدا کیا ہے وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں برمودا ٹرائی اینگل کیا ہے۔ اور سائنس دانوں کی کہاں سوچ جا کر رک گئی تھی۔ اخبار پڑھنے والے یا سائنس کے شعبہ سے تعلق رکھنے یا دنیا کی نئی ایجادات پر غور کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرنے والے۔ اس نئی چیز کو زیادہ پڑھیں گے۔ دوسرے ملکوں میں ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی نئی چیز کو دریافت کیا ہو تو لوگ اُسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چاہے وہ چھوٹی سی چیز ہو۔ اُس کی مثال دیتا ہوں پوری دنیا کے سائنس دانوں کی یہ سوچ تھی کہ سورج ساکن ہے۔ زمین اور چاند سورج کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب جھوٹ ہے کیونکہ پوری کائنات کی ہر ایک چیز اپنے اپنے محور پر گھومتی ہے۔ اپنے طریقہ سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔ اس طرح سورج بھی کائنات کا چکر کاٹ رہا ہے۔ لیکن بعض یورپین لوگ اور امریکن لوگ اپنے سائنس دانوں کی ہر بات کو اس طریقہ سے مانتے ہیں۔ جیسا کہ یہ آسمان سے اُترے ہیں یہ لوگ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ والسلام کو مان لیتے تو پوری دنیا میں مختلف قانون نہ پائے جاتے بلکہ ہر طرف اللہ تعالیٰ کے قوانین کی پاسداری ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے پیغمبروں کی رہنمائی حاصل نہیں کی۔ اور وہ درجہ یورپین لوگوں نے اپنے سائنس دانوں کو دے دیا۔ حالانکہ سب بنیادی علم آسمانی کتابوں سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

برمودا ٹرائی اینگل بھی ان سائنس دانوں نے تلاش کیا۔ لیکن کیسے پتہ چلا کہ یہ جگہ کیا ہے۔ یہ جگہ اٹھلینٹک سمندر میں واقع ہے۔ اور اٹھیلانٹک سمندر دنیا کا سب سے گہرا سمندر کہا جاتا ہے۔ جس کی گہرائی پیائش نہیں کی جا سکی اور شروع شروع میں معلومات نہ ہونے کی وجہ

سے کئی بحری جہاز اس جگہ پر غائب ہو گئے جن کا سُراغ نہیں مل سکا پھر آہستہ آہستہ جدید الیکٹرانک نظامِ کو بھی استعمال کیا جاتا رہا لیکن جب اُس جگہ پر پہنچ جاتا تو وہ الیکٹرانک نظامِ بھی درہم برہم ہو جاتا پھر بہت سارے جہازوں کو اپ گریڈ کر کے نیا لگایا گیا لیکن جیسے ہی اُس جگہ پر وہ چیز پہنچ جاتی تو صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔ بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ پھر کئی ایک ہوائی جہاز بھی اُس مخصوص جگہ پہنچنے پر اُن کا انجن کام کرنا چھوڑ جاتا اور غائب ہو جاتا یہاں تک کہ اُن ہوائی جہازوں کا سراغ بھی نہ مل سکا۔ سمندر کی اوپر والی جگہ میں ایئر گیپ یعنی واؤ ورولہ بن جاتا ہے۔

وہ ایئر گیپ اس ہوائی جہاز کو بھی سمندر کی طرف دھکیل دیتا ہے لیکن شائد کافی بلندی سے اُس جگہ کے اُوپر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پھر جب ان لوگوں کی عقل کام کرنا چھوڑ جاتی ہے تو پھر وہ اس جگہ کو ریڈ زون بنا کر دنیا کو بتا دیتے ہیں کہ اس جگہ سے کوئی بھی نہ گزرے ورنہ خود ذمہ دار ہوگا۔ اس طرح بہت سا جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑے۔ یہ ایک ایسا معمہ ہے کہ جس کا حل تلاش کرنا ان کے لیے ناممکن ہے۔ لیکن اگر اس معمہ کا پتہ چل بھی جائے تو لوگ اُسے آسانی سے قبول نہیں کریں گے۔ جس پلینیٹ پر ہم لوگ رہ رہے ہیں۔ اس پر غور کریں تو اس کے تین حصوں پر پانی یعنی سمندر ہے ایک حصہ خشکی ہے اور یہ سمندر کسی نہ کسی جگہ سے آپس میں ملا ہوا ہے۔ اس طرح زمین کے اندر بھی بہت ساری چیزیں ہیں مثلاً نمک۔ ایسڈز۔ کاربائیڈ پتھر۔ گیس۔ تیل یورینیم۔ نائٹریک۔ پانی سلفیورک ایسڈز۔ لوہا، سلور۔ سونا، کوئلہ وغیرہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے بنائی ہیں لیکن ان کو تلاش کرنا اور نکالنا یہ ایک علم اور محنت کی بدولت ہے علم دینی کتابوں سے ہی ملتا ہے۔ وہ جگہ جہاں اس طرح کی معدنیات ہوتی ہیں۔ اُس جگہ کے اوپر والے حصہ میں کوئی نہ کوئی نشانی ضرور ہوتی ہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔

جب زمین گھومتی ہے تو پانی بھی زمین کی سطح کے ساتھ ساتھ گھومتا ہے۔ جسے ہم لہریں کہتے ہیں۔ یہ لہریں زمین کی روٹیشن کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہیں۔

برمودا ٹرائی اینگل کا مین حصہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اٹلانٹک سمندر کا یہ حصہ اس کے اندر

ایک بہت بڑا ہول ہے۔ جو زمین کے اندر والے تمام حصوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور اس حصہ کی زد میں جو چیزیں بھی آئیں گی وہ زمین کے اندر والے حصہ میں گھومتی ہوئی چلی جائیں گی۔ اور جب کوئی چیز زیادہ تیزی کے ساتھ گھومتی ہے۔ تو وہ اپنی فریکونسی کی طاقت کھو دیتی ہے۔ اس طرح وہ چیزیں اپنا وجود کھو بیٹھتی ہیں جس طرح سمندر میں جہاز کو کسی طرف سے سوراخ کر دیا جائے تو پانی سوراخ کے اندر بڑی تیزی سے داخل ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر جہاز اپنے جسامت اور وزن کے باوجود اپنا توازن کھو بیٹھتا ہے اور فوراً سمندر کی نیچے تہہ تک پہنچ جاتا ہے اور اگر اس کے آس پاس کوئی بھی چیز موجود ہو گی تو وہ بھی جہاز کے ساتھ سمندر کی طرف نیچے جانا شروع کر دے گی۔ بالکل اس طرح سمندر کا پانی برمودا ٹرائی اینگل کے اس مین ہول سے زمین کے اندر داخل ہوتا رہتا ہے۔ اور زمین کے تمام حصوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور اگر پانی کسی گہرائی کی طرف جا رہا ہو تو اُس پانی کے گزرنے کا طریقہ بھنور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر آپ پانی کے بھنور کے بارے میں جانتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے بھنور اس جگہ بنتا ہے جہاں سے نیچے کی طرف پانی بڑی تیزی کے ساتھ کسی نہ کسی جگہ جا رہا ہے۔ اور اُس جگہ پانی کی شکل گول چکر کی طرح بن جاتی ہے۔ پانی بڑی تیزی کے ساتھ اپنے چکر بناتے بناتے غائب ہوتا جائے گا۔ اگر پانی تیزی کے ساتھ جا رہا ہے تو پانی کے اندر چکر تیزی سے بنتے نظر آئیں گے اور اگر پانی آہستہ جا رہا ہے تو پانی کے چکر کم نظر آئیں گے ہم دنیا والے جتنا بھی پانی زمین سے نکالتے ہیں اور کب سے نکال رہے ہیں لیکن اب تک تو پانی ختم نہیں ہوا دنیا میں بہت سی آبشاریں اور چشمے پھوٹ رہے ہیں اور اتنی تیزی سے یہ پانی نکل کر ندی نالیوں کے ذریعے زمینوں کو سیراب کرتے اور مختلف جگہوں سے گزرتے گزرتے پھر سمندر کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور زمین کے اندر پانی کی مقدار ختم نہیں ہو گی دراصل اُس کی وجہ یہی ہے۔ کہ دوسری جانب سے سمندر کا پانی مین ہول جو کہ برمودا ٹرائی اینگل کہلاتا ہے۔ وہاں سے پانی بڑی تیزی کے ساتھ زمین کے اندر والے حصہ میں جاتا رہتا ہے جو مختلف صورتوں میں ہم پانی زمین سے نکالتے بھی ہیں اور آبشاریں اور چشمے

اپنا پانی بہاتے رہتے ہیں اور خشک نہیں ہوتے۔ دوسری بات زمین کی روٹیشن کی وجہ سے زمین کے اندر والے حصہ میں ہر قسم کی ہل چل رہتی ہے اور پانی کا پریشر بنتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے زمین کے مختلف حصوں میں جو معدنیات ہیں وہ اپنے اپنے وقت میں کام کرتی رہتی ہیں مثلاً زمین کے اندر جو کاربائیڈ پتھر ہے جب پانی اُس کی سطح کے ساتھ ٹکراتا ہے تو گیس بننے کا عمل جاری رہتا ہے۔ اور جسے ہم نیچرل گیس کہتے ہیں۔ ایک خاص بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں سورج اور چاند اور اس کے علاوہ جتنے بھی پلینٹ ہیں اپنے اپنے محور یا اپنے اپنے نشان زدہ راستوں پر چل رہے ہیں اس طرح زمین بھی اپنے محور پر حرکت کر رہی ہے دنیا کی کوئی بھی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی ہے وہ کسی نہ کسی طریقہ سے اپنے اپنے کام میں مصروف ہے سوائے اللہ تعالیٰ وہ اپنی شان کے مطابق محیط اور مصروف کام ہیں۔

آسمان کے 10 دروازے ہیں اس کے علاوہ عرشِ معلیٰ کے مخصوص دروازوں کا علم نہیں ہر ایک پلینٹ کے دونوں سائیڈ پر کنارے ہیں جن کا ذکر قرآن پاک پر موجود ہے۔ سائنس کے حوالے سے اسے مدار بھی کہتے ہیں اور جہاں ہر ایک چیز خود بخود اپنی منزل کی طرف تیرتی رہتی ہے۔ یہ کنارے اپنے اپنے پلینٹ کو ایک خاص سمت پر چلنے کیلئے مجبور کرتے ہیں ان دونوں کناروں کے درمیان ایک ویکیم پریشر سسٹم اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ہوا ہے جو ان سیاروں کو کسی خاص سمت کے علاوہ جانے نہیں دیتا یہ ویکیم پریشر سسٹم کو ایک طرف سے زمین کے برمودا مین ہول کے ساتھ منسلک کیا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ویکیم پریشر سسٹم ہی زمین کی ڈائریکشن تبدیل کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ برمودا ٹرائینگل کے وسط میں جہاں سے پانی زمین کے اندر جا رہا ہوتا ہے۔ اُس کے اوپر ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور اُس رینج میں جو بھی چیزیں آتیں ہیں وہ اپنی فورس ختم کر دیتی ہیں اور اُس پیدا شدہ دباؤ کے تحت اپنی سمت ختم کر کے ویکیوم پریشر سسٹم کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اور اُس برمودا ٹرائی اینگل کے مین ہول میں جا گرتی ہیں۔ یہ ایک خدائی سسٹم ہے جو کہ سپر پیر ٹیکنالوجی کا اختیار اپنی پاس رکھتا ہے۔ تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی شان کو دیکھتے ہوئے اُس سے ڈریں اور اور اُس کی طرف مائل

ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کا اقرار کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو وہ مقام دیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں مقام دیا۔قربِ قیامت کی نشانی میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم زمین سے ایک بہت بڑا جانور نکالیں گے ممکن ہے اس بر موواٹرائی اینگل سے ہی اُسے ظاہر کیا جائے جو سب لوگوں پر حاوی ہوگا اور انہیں بتائے گا جو لوگ اللہ پاک کی حکم عدولی کرتے تھے زمین کے گھومنے کی وجہ سے کشش ثقل پیدا ہو رہی ہے اور ویکیوم پریشر سسٹم دونوں کناروں سے زمین کو درمیانی فاصلہ برقرار رکھنے میں مدد دے رہی ہے زمین کی مومینٹ کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ سوچ عطا کردیں جو لوگوں کی بھلائی کے لیے ہو اور ہمیں وہ ذہن عطا کردیں جو ہماری رہنمائی کرے اور ہمیں سمجھنے کی طاقت عطا کردیں۔آمین۔ (محمد عطاالرحمٰن شادباغ)